بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل [illegible]

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۱ | ۱۹ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش | ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۶۲ ھ | ۱۹ نومبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۷۲

٦٧

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ نبوت۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ½ ۷ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج بعد نماز ظہر حرارت ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سخت بخار اور سر درد کی تکلیف ہے۔ پاؤں میں پھوڑے کی تکلیف بھی بدستور ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندان میں خیر و عافیت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ

قرآن کریم کا صحیح مفہوم معلوم کرنے کا طریق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

اس میں مسلمانوں کی اسلام سے بیگانگت اور ان کی اصلاح کی ضرورت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ انہیں حقیقی مسلمان بنانے کیلئے ایسے انسان کی ضرورت ہے۔ جسے خدا اس کام کے لئے کھڑا کرے۔ اور جو خدا کی تائید اور نصرت سے یہ کام سرانجام دے۔

عام مسلمان تو الگ رہے۔ ان کے علماء بھی کہتے ہیں۔ کہ مسلمان بے شک اصلاح کے محتاج ہیں۔ مگر ان کے پاس چونکہ قرآن موجود ہے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کوئی مامور اور مرسل ان کی اصلاح کے لئے مبعوث کرے۔ علماء قرآن کریم کے ذریعہ اصلاح کرنے کے لئے کافی ہیں۔

یہ بات تجربہ اور مشاہدہ کے رُو سے تو سراسر غلط ثابت ہے ہی۔ اب علماء اپنی زبان اور قلم سے بھی اسے غلط قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبید اللہ صاحب سندھی جو مسلمانانِ ہند میں خاص قدر و منزلت رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے بالفاظ اخبار شہباز ۱۹۱۵ء سے لیکر ۱۹۳۹ء تک کے سیاسی۔ معاشرتی۔ تمدنی اور اقتصادی انقلابات جو افغانستان۔ روس۔ ترکی اور حجاز میں نشوونما پا رہے تھے۔ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے۔ اور سب کا عمیق عالمانہ نگاہ سے مطالعہ بھی کیا“۔ اُن کا ایک بیان ۱۵ نومبر کے اخبار شہباز میں شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں:—

” قرآن حق ہے۔ لیکن جس طرح مسلمان اس کو عام طور پر مانتے ہیں۔ اور جو تفسیر وہ کرتے ہیں۔ وہ حق نہیں۔ اگر گیتا اور انجیل کو غلط طور پر ماننے والے کافر قرار دئے جا سکتے ہیں۔ تو قرآن کو غلط مفہوم میں ماننے والے کیسے مومن کہے جائیں گے “۔

یہ ایک ایسے انسان کا بیان ہے جس نے قریبًا تمام دنیا کے مسلمانوں کے حالات کا بچشم خود معائنہ کیا۔ ان مسلمانوں کا جو مسلمان حکومتوں میں رہتے ہیں۔ اپنے ممالک پر خود حکومت کرتے ہیں۔ اور ان ممالک کی سیاست ان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ چونکہ ان کے پاس ”سیاسی حکومت“ نہیں۔ اس لئے اسلام کی تبلیغ اور تعمیر وہ پوری طرح نہیں کر سکتے۔ قرآن کریم کے سب احکام پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں تک نہیں پہنچا سکتے۔

پس جب اسلامی ممالک میں بسنے والے اور سیاسی حکومت رکھنے والے مسلمانوں کی یہ حالت ہے جس کا مولانا سندھی صاحب نے اپنے مذکورہ بالا الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اور جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مسلمان قرآن کریم سے اس درجہ بے بہرہ اور اس کی اصل تعلیم سے اس قدر ناواقف ہو چکے ہیں۔ کہ مومن کہلانے کے ہی مستحق نہیں رہے۔ تو بتایا جائے۔ کہ مسلمانوں کو قرآن سکھانے اور حقیقی مسلمان بنانے کا سوائے اس کے کیا طریق ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہی اپنے کسی بندہ کو قرآن کریم کا فہم اور علم عطا کر کے مبعوث کرے۔ تا وہ دوسروں کو قرآن کریم کا صحیح مفہوم سکھلائے۔ اور ان کو حقیقی مسلمان بنائے۔

ہٹ دھرمی اور بات ہے۔ لیکن ٹھنڈے دل کے ساتھ غور کرنے والا ہر شخص تسلیم کریگا۔ کہ اس وقت جبکہ دنیا میں قرآن کریم کا صحیح مفہوم جاننے والا کوئی نہ رہے۔ جس طرح اسے مانا جائے۔ اور جو تفسیر اس کی کی جائے۔ وہ حق نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد حرف بحرف پورا ہو جائے۔ کہ

لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ
وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ

یعنی مسلمانوں پر ایک وقت ایسا آئے گا۔ جبکہ ان میں اسلام کا صرف نام باقی رہجائیگا اور قرآن صرف رسم کے طور پر سمجھا جائے گا۔ تو اس وقت مسلمانوں کی اصلاح۔ اسلام کی تجدید اور قرآن کریم کے صحیح مفہوم کی ترویج کی صرف اور صرف یہی صورت ہو سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے قرآن کریم کی خوبیوں کے راگ گانے والا اور یہ کہنے والا کوئی مامور اور مرسل بھیجے ؎

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کیونکہ اس وقت نہ پُرانی تفسیریں کام آ سکتی ہیں۔ اور نہ علماء کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ پس جب یہ تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ ایسا وقت دنیا پر آ چکا ہے۔ اور مولانا سندھی نے تمام اسلامی دنیا میں چکر لگا کر اور سب کا ”عمیق عالمانہ نگاہ سے مطالعہ“ فرما کر اعلان کر دیا ہے۔ کہ قرآن کو مسلمان جس طرح مانتے ہیں۔ اور جو تفسیریں کرتے ہیں۔ وہ حق نہیں۔ تو پھر کیوں تسلیم نہیں کیا جاتا۔ کہ یہ زمانہ یقینًا خدا کے مامور اور مرسل کا محتاج ہے۔ ایسے مرسل کا جو قرآن کریم کی تعلیم کو صحیح طور پر دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اور قرآن کریم کو تمام روحانی ترقیات کا ذریعہ ثابت کرے۔

پس جو سعید الفطرت انسان اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور جنہیں ایسے مرد خدا کی تلاش ہو۔ جو قرآن کریم کے حقائق و معارف بیان کر کے انکی روحانی تشنگی کو دُور کر سکے۔ اور انہیں روحانی ترقی کے منازل طے کرانے کی سیدھی راہ بتا سکے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہئیے۔ اور پھر جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ حقائق قرآن حضور کی کتابوں میں پڑھنے اور حضور کی تقاریر میں سننے چاہئیں۔ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہونیوالا ہے۔ اس میں شمولیت بھی بہت کچھ مفید ہو سکتی ہے۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

مرکزی لائبریری کے متعلق ایک نہایت ضروری اعلان

مرکزی لائبریری قادیان کی ہر جہت سے ترقی۔ مالی حالت کی درستگی اور مناسب انتظام کے لئے حسب ذیل ارکان پر مشتمل ایک عاملہ کمیٹی کا تقرر اور اس کے صدر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا ہے۔

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے (صدر) (۲) صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے (آکسن) (۳) خان بہادر چودھری ابو الہاشم خان صاحب ایم۔ اے (۴) مولوی عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے (۵) ناظر صاحب تعلیم و تربیت و تالیف و تصنیف (۶) سکرٹری صاحب مجلس تعلیم (مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے) (۷) مولوی ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری۔

احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے اس کمیٹی کی طرف سے آئندہ جو تحریکات مرکزی لائبریری کے لئے شائع ہوا کریں۔ ان کی امداد میں دلچسپی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی سعی فرمائیں۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال کے جلسہ سالانہ کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر (یکشنبہ۔ دوشنبہ۔ سہ شنبہ) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے لوگوں کو ان تاریخوں سے مطلع کر دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر اس کی برکات حاصل کر سکیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفانہ لٹریچر کے متعلق اعلان

جس طرح احمدیت اور اسلام کی تبلیغ کو مؤثر اور کامیاب بنانے کے لئے کثرت سے لٹریچر شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس لٹریچر سے مطلع رہنا بھی ضروری ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں ہمارے خلاف ہو۔ اس لئے تمام احمدی اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ جہاں سے بھی اس قسم کا لٹریچر انہیں میسر آئے فوراً دفتر نشر و اشاعت قادیان میں ارسال فرمائیں۔ نیز اگر کوئی ایسا لٹریچر چھپا ہو۔ جو براہ راست یا بالواسطہ ہمارے لئے تائیدی رنگ رکھتا ہو۔ تو وہ بھی ارسال فرما کر تبلیغ میں مدد دیں۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ضروری اطلاع

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ ہر سال جو نظارت تعلیم و تربیت کے اہتمام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا اعلان ہوتا رہا ہے۔ وہ امسال مجلس تعلیم (یعنی احمدیہ یونیورسٹی) کے اہتمام میں منعقد ہوگا۔ چنانچہ مجلس تعلیم کی طرف سے ماہ جون میں جن کتب کا امتحان ہونا تھا۔ ان کا اعلان ہو چکا تھا۔ لیکن اب بعض احباب کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جن کتب کا مجلس تعلیم نے اعلان کیا تھا۔ ان میں سے سوائے کتاب نشان آسمانی کے باقی کتب بک ڈپو وغیرہ سے دستیاب نہیں ہو رہیں۔ اس لئے اس دقت کو محسوس کرتے ہوئے نشان آسمانی کے ساتھ رسالہ ریویو مباحثہ چکڑالوی کا اضافہ کر کے اس سال صرف ان دو کتب کا امتحان لیا جانا تجویز کیا گیا ہے۔ نیز یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ امتحان ۲۸ نومبر کی بجائے ۵ دسمبر ۱۹۴۲ء بروز اتوار لیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس امتحان میں نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت جملہ درسگاہوں کے معلمین اور معلمات اور احمدیہ ہوسٹل لاہور کے طلبا کا شامل ہونا ضروری ہے۔ دیگر طلباء اور طالبات میں بھی زیادہ سے زیادہ تحریک ہونی چاہیئے۔ اس کے علاوہ دوسرے دوست بھی کثرت کے ساتھ شریک ہوں۔ نیز جو دوست شامل ہو رہے ہیں یا ہونا چاہتے ہیں۔ وہ فوراً اپنے اسماء اور پتوں سے مجھے اطلاع دیں۔ تا ان کے امتحان کا انتظام کیا جا سکے۔ عبد الرحیم درد سیکرٹری مجلس تعلیم قادیان

ارمان دل

از جناب مولوی ذو الفقار علی خان صاحب گوہر

اسلام کی خدمت میں گر جان نکل جائے
کانٹا سا کھٹکتا ہے ارمان نکل جائے

جینے کا جہاں مقصد ہو یاد تری یارب
ہاں ذکر الٰہی سے تو روح کو کھا نہ دے

محفل میں تری جانے سے وسوسہ مانع ہے
تقوے ہے بڑی زینت دنیا کی تجارت کیا

مہدی کا مدینہ یہ داناؤں کی بستی ہے
یارب دل مضطر کا ارمان نکل جائے

ہستی سے مری غم کا سامان نکل جائے
ایسی کسی دنیا میں انسان نکل جائے

ایسا نہ ہو بھولے کا ہی مہمان نکل جائے
اے کاش ترے در سے قربان نکل جائے

وہ شان تو آجائے یہ شان نکل جائے
تقدیر الٰہی ہے نادان نکل جائے

تقدیس کا گہوارہ تو دل کو بنا گوہر
تا دشمن دل تیرا شیطان نکل جائے

تقرر سیکرٹری مال

آئندہ کے لئے محمد اکبر صاحب کی جگہ محمد علی خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترنگ زئی مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

ایک قابل کلرک کی ضرورت

مجلس تعلیم کے لئے ایک قابل کلرک کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم میٹرک پاس ہو۔ یا مولوی فاضل میٹرک پاس ہو۔ درخواستیں فوراً سیکرٹری کے پاس پہونچ جانی چاہئیں۔

عبد الرحیم درد سیکرٹری مجلس تعلیم قادیان

درخواست دعا

جملہ بزرگان جماعت اور احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز و محبوب بھائی چودھری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور کے لئے درد دل سے دعا کی جائے۔ کہ حضرت شافی مطلق محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ آنعزیز کو شفائے عاجلہ و صحت کاملہ مرحمت فرمائے۔ آمین

آنعزیز کو کئی سال سے بائیں گھٹنے میں شدید درد ہے۔ بعض ماہرین تشخیص امراض کا خیال ہے۔ کہ گھٹنے کے نیچے نئی ہڈی بن رہی ہے۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۲ء آنعزیز کا پاؤں غسل خانہ میں پھسل گیا۔ اور وہی گھٹنہ جس میں مدت مدید سے درد تھا ٹوٹ گیا اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے۔ آمین خاکسار درد مند احمد شکر اللہ خان عزیز از ڈسکہ

تقرر امیر:۔ مولوی عبد الواحد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر بحالی صحت کے لئے دو ماہ کے واسطے پنجاب آ رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بجائے خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کو قائمقام امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیوی نعماء الٰہی سے متمتع ہونا تقویٰ کے منافی نہیں

مسلمانوں میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ دنیوی نعماء استعمال کرنا اور آرام کی زندگی اختیار کرنا تقوےٰ اور پرہیزگاری کے منافی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء اولیاءؑ اور بزرگان دین کے متعلق جو تصور مسلمانوں نے اپنے ذہنوں میں قائم کر رکھا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان کا ادنےٰ درجہ کا لباس ہو بلکہ بہتر ہے۔ کہ جابجا پیوند بھی لگے ہوں فقیرانہ غذا ہو۔ اور ٹوٹے پھوٹے جھونپڑے میں ان کی رہائش ہو۔ غرض پورے طور پر خداتعالےٰ کی دنیوی نعماء سے محروم ہوں۔ یہ تخیل اگر دیگر مذاہب میں جائز ہو تو ہو۔ لیکن اسلام میں تو اس کے لئے قطعاً گنجائش نہیں۔ کیونکہ اسلام رہبانیت کو ناپسند فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ جائز نعمتوں سے متمتع ہونے کی نہ صرف اجازت بلکہ حکم دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اصل مقصد حیات یعنی رضائے الٰہی کو بھلانے کا موجب نہ ہوں۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا لا تحرموا ما احل اللہ لکم (مائدہ ع ۱۱) یعنی اے مومنو جو چیزیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں۔ ان کو حرام مت کرو۔ اسی اسلامی تعلیم کا نتیجہ تھا۔ کہ اکابرین اسلام اسلامی سادگی کا بہترین نمونہ ہونے کے باوجود شریعت کی حدود کے اندر رہ کر دنیوی نعماء سے بھی فائدہ اٹھاتے تھے۔ لیکن افسوس کہ آجکل جائز نعماء الٰہی سے فائدہ اٹھانے کے جو واقعات تاریخ اسلام میں مذکور ہیں۔ ان کا ذکر تک کرنا گناہ سمجھا جاتا ہے۔

حال ہی میں رسالہ معارف میں ایک قابل قدر مضمون "تاریخ افکار و سیاسیات اسلامی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں فاضل مضمون نگار نے تاریخ اسلام میں سے بہت سی مثالیں پیش کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ آرام و آسائش کے جائز سامانوں کو استعمال کرنا ہرگز خلاف تقوےٰ نہیں۔ اس مضمون کے چند اقتباسات ہدیہ احباب کئے جاتے ہیں۔ لکھا ہے۔ "آجکل بلکہ شاید مدتوں سے ایک عام غلط فہمی یہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ ہر تکلف و تنعم کی زندگی کو غیر اسلامی سمجھا جاتا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔ مباحات کے دائرہ کے اندر کوئی تکلف و تعیش غیر اسلامی نہیں ہے بلکہ خدا کی نعمتوں سے متمتع ہونا تحدیث نعمت ہے۔ جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ . . . .

. . . حدیث میں ہے۔ ان اللہ یحب ان یری نعمتہ علیٰ عبدہ۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے۔ اس لئے خدا کی نعمتوں سے متمتع نہ ہونا کفران نعمت اور خدا کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔ البتہ دنیاوی عیش و تنعم اور مادی ساز و سامان مسلمانوں کا مقصود زندگی نہیں ہے۔ کہ وہ اس میں ڈوب کر اصل مقصود اور خدا کے احکام و فرائض کو بھلا دیں۔ بلکہ ان چیزوں کو تحدیث نعمت کے لئے اختیار کریں۔ تاکہ ان کا دل خدا کے احسان و شکر سے لبریز رہے۔ ایک مسلمان کا مقصود صرف رضائے الٰہی ہے۔ اگر یہ مقصود نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوتا۔ اور عیش و تنعم خدا کی یاد اور اس کے احکام و فرائض کی تعمیل سے غافل نہیں کرتا۔ اور دل کا تعلق خدا سے قائم رہتا ہے۔ تو ایسا تعیش نہ قابل ملامت ہے۔ اور نہ خلاف تقوےٰ۔ انسان مادی ساز و سامان میں گھر کر بھی تقوےٰ میں قائم رہ سکتا ہے۔

. . . . خود صحابہ کرام۔ تابعین عظام اور ائمہ اسلام میں بھی اس کی بعض مثالیں ملتی ہیں . . . . گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کی زندگیاں زہد و سادگی کا نمونہ تھیں۔ آپ طبعی طور پر تکلف کو ناپسند فرماتے تھے۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں قناعت و سادگی پسند خاطر تھی لیکن کبھی کبھی نفیس کپڑے بھی زیب تن فرمائے ہیں۔ گو شکم سیر ہو کر کھانے کی نوبت کم آتی تھی۔ لیکن کبھی کبھی لذیذ غذائیں بھی تناول فرمائی ہیں۔ مزاج مبارک میں لطافت اور نفاست اتنی غالب تھی۔ کہ ہم آج اس کا تصور بھی بمشکل کر سکتے ہیں۔ گو بیشتر صحابہ کرام کی زندگیاں زہد و سادگی کا نمونہ تھیں۔ لیکن بعض مثالیں دنیاوی عیش و تکلف کی بھی ملتی ہیں۔ تاکہ مسلمانوں پر زندگی کا دائرہ تنگ نہ ہونے پائے۔ حضرت عثمان خوش خوراک و خوش لباس تھے۔ لذیذ غذائیں کھاتے تھے اور نفیس کپڑے پہنتے تھے کبھی کبھی آٹھ آٹھ سو روپے کی ایک چادر استعمال کرتے تھے۔ محل میں رہتے تھے۔ گھر میں بکثرت لونڈی غلام تھے۔ (کنز العمال طبقات ابن سعد اور طبقات کی دوسری کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے۔)

مشہور صحابی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس بن مالک بڑے نفیس مزاج تھے۔ عمدہ کھانا کھاتے تھے۔ نفیس لباس پہنتے تھے خوشبویات کا بڑا ذوق تھا۔ ایک پرتکلف باغ لگایا تھا۔ اس میں ایک پھول ایسا تھا۔ جس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ سکونت کے لئے بصرہ سے باہر پرفضا مقام پر ایک محل بنوایا تھا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۳) حضرت سعد بن ابی وقاص کے عالی شان محلات تھے (ابن سعد تذکرہ سعد بن ابی وقاص) امام دار الہجرۃ حضرت مالک بن انس نفیس مزاج۔ لطیف الطبع۔ اور خوش لباس تھے۔ پہننے کے لئے دور دور سے نفیس اور قیمتی کپڑے منگواتے تھے۔ عدن۔ مصر اور خراسان کے مشہور کپڑے اکثر استعمال میں رہتے تھے۔ کتان بھی استعمال فرماتے تھے بعض چادروں کی قیمت پانچ پانچ سو تک ہوتی تھی۔ عطر کا بڑا شوق تھا۔ عمدہ قسم کے عطریات استعمال فرماتے تھے۔ مجلس درس میں عود کی انگیٹھیاں جلتی تھیں۔ پورا گھر فرش و فروش اور گدوں سے آراستہ تھا۔ (الدیباج المذہب ابن فرحون تزئین الممالک سیوطی اور مناقب امام مالک زوادی میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔) حضرت امام ابوحنیفہ بڑے خوش لباس اور جامہ زیب تھے۔ عطر استعمال اس کثرت سے کرتے تھے کہ "ریح الطیب" یعنی خوشبودار ہوا لقب ہو گیا تھا۔ (تاریخ خطیب تذکرہ امام ابوحنیفہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۱) کبھی کبھی قاقم اور سنجاف کے جبے اور چار چار سو تک کی چادر استعمال فرماتے تھے۔ (")

یہ صرف چند صحابہ کرام اور ائمہ تابعین کی مثالیں ہیں۔ جن کے تقوےٰ میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ ان کے علاوہ ائمہ اسلام میں اس سے بھی زیادہ تعیش و تکلف کی مثالیں ملتی ہیں۔ اس لئے ہر تکلف و تعیش کو غیر اسلامی نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ تقوےٰ کے بھی خلاف نہیں ہے"۔ (معارف اکتوبر ۱۹۴۳ء جلد ۵۲ نمبر ۴ از شاہ معین الدین احمد ندوی)

خاکسار۔ خورشید احمد لاہور

ہندو قانون پر نظر ثانی کرنے کا مطالبہ

حال میں بمبئی میں نیشنل کونسل آف ویمن ان انڈیا کے ماتحت ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو ۱۲ نومبر سے ۱۵ نومبر ۱۹۴۳ء تک جاری رہی۔ کانفرنس کی اہمیت اس سے ظاہر ہے۔ کہ ڈاکٹر جیکار نے اس کا صدارتی خطبہ پڑھا۔ اور مسز سروجنی نائیڈو نے خاص طور پر اس کانفرنس کے لئے پیغام بھیجا۔ اس پیغام سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو قوم کے لیڈر اپنی مذہبی کتب کو سوسائٹی میں عورت کی حیثیت کے متعلق کس درجہ بے بس اور ناکمل پاتے ہیں۔ مسز سروجنی فرماتی ہیں۔

"ہندوستان کو دنیا کی آزاد قوموں میں اپنی موجودہ حیثیت کی الجھن کا مقابلہ کرتے ہوئے زندگی کے اس نئے اجتماع میں اپنا حصہ خاص طور پر پیش کرنا ہے۔ اس حصہ میں ہندوستانی عورتوں کو صحیح اور قابل عزت طور پر شامل ہونے کے لئے کوشش کرنی ہوگی۔ مگر افسوس کہ دوسرے ممالک کی طرح ہندوستانی عورتیں اپنی کوشش صحیح طور پر مکمل نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ انہیں مردوں کے مقابلہ میں کامل مساوات حاصل نہیں۔ ہم شرم اور تاسف کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہندو قانون میں عورت کی حیثیت مصیبتوں اور صعوبتوں سے پر ہے۔ اور مرد کے ساتھ خواہ وہ باپ ہو یا خاوند یا بیٹا۔ ان کا تعلق ایک ایسے محتاج کا سا ہے۔ جو مستقل طور پر خطرہ میں ہو"۔ مسز نائیڈو نے کانفرنس کو تحریک کی ہے۔ کہ وہ ہندو قانون کی شروع سے آخر تک نظر ثانی کا مطالبہ کرے۔ کیونکہ ہندو قانون "بوسیدہ بے قابو۔ نہایت ہی پیچیدہ اور بے حد سخت ہے۔ ہندو قانون موجودہ ترقی کے راستہ میں سد راہ ہے"۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ تمام مفکرین اپنے مذاہب کی پرانی کتابوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لدھیانہ میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ لدھیانہ کا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴ر نومبر کو منعقد ہوا۔ جماعت نے پہلے ایک پرائیویٹ جگہ جلسہ گاہ کے لئے حاصل کی۔ اور اس پر شامیانہ نصب کرا دیا لیکن مخالف علماء نے دباؤ ڈال کر زمین کے مالک سے انکار کرا دیا۔ اس پر مقامی افسران نے دریسی کا میدان ہماری جلسہ گاہ کے لئے تجویز کیا جہاں ۱۳ر نومبر کو پونے پانچ بجے جلسہ شروع ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ یہ اجلاس قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی ابوالعطاء صاحب نے سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر عالمانہ اور مبسوط تقریر کی۔ جس میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے کئی واقعات پیش کر کے حضور علیہ السلام کی غیر اقوام سے رواداری۔ حسن اخلاق و عدل انصاف کا ثبوت پیش کیا۔ اور ثابت کیا کہ جہاد بالسیف کی تعلیم اسلام میں صرف مدافعت کے لئے دی گئی ہے۔ ورنہ مذہب کے بارہ میں اسلام جبر کو کسی طرح جائز نہیں رکھتا۔

۱۴ر اکتوبر کو ۱۰-½ بجے صبح اجلاس منعقد ہوا۔ جو پانچ بجے شام تک جاری رہا۔ سب سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت اور نظم کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے عقائد احمدیہ کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ثابت کیا۔ کہ آپ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام تمام انبیاء اور اولین و آخرین سے برتر ہے اور قرآن مجید آپ کے نزدیک خدا کی آخری شریعت ہے۔ جو ناسخ و منسوخ سے پاک ہے۔ نیز ختم نبوت کی حقیقت پر قرآن مجید اور اقوال ائمہ سے روشنی ڈالی۔ اور وفات مسیح علیہ السلام کا ثبوت قرآن و حدیث سے پیش کیا۔

اس کے بعد مہاشہ محمد عمر صاحب نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کی۔ جسے ہندو مسلم نہایت دلچسپی سے سنتے رہے۔ ۱۲-½ بجے کے قریب اثنائے تقریر میں چند مخالف علماء نے شور و شر کرنا شروع کر دیا۔ تا جلسہ میں گڑبڑ پیدا ہو جائے۔ لیکن مقامی افسران اے۔ ڈی۔ ایم صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس بروقت مع مسلح پولیس پہنچ گئے۔ اور فتنہ پردازوں پر قابو پالیا۔ اور سٹیج پر اعلان کیا۔ کہ اگر جلسہ میں کوئی گڑبڑ ڈالے گا۔ تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس پر فتنہ پرداز خاموشی سے چلے گئے۔ اور ہمارا جلسہ ۵ بجے شام تک جاری رہا۔ مہاشہ صاحب نے اپنی بقیہ تقریر مکمل کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ اصول پیش کئے۔ جن کی بناء پر ہندو مسلمانوں میں حقیقی اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ ہندو مسلم طبقہ اس تقریر سے بہت متاثر ہوا۔

اس کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے باوا نانکؒ اور توحید کے موضوع پر تقریر کی۔ اور باوا نانک علیہ الرحمۃ کا وہ کلام پیش کیا۔ جو توحید کی تعلیم پر مشتمل ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں قرآن مجید کی آیات پیش کر کے بتایا۔ کہ حضرت باوا نانکؒ کا یہ کلام درحقیقت الٰہی آیات کا پنجابی میں ترجمہ و تفسیر ہے۔ پھر حضرت باوا نانکؒ کی پیشگوئی سے بتایا۔ کہ توحید آخری زمانہ میں مفقود ہو جائے گی۔ اور ایک مسلم اوتار کے ذریعہ دوبارہ قائم کی جائے گی۔ ہمارے نزدیک یہ پیشگوئی حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وجود میں پوری ہو چکی۔ سامعین نے جن میں ہندو سکھ بھی موجود تھے۔ اس تقریر کو نہایت دلچسپی اور توجہ سے سنا۔ اور محظوظ ہوئے۔

اس کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب منیر مدرس بنگہ نے تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر دو قرآنی معیار پیش کئے۔ بعد ازاں گیانی واحد حسین صاحب نے تقریر سکھ مسلم اتحاد پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں کئی ایک تاریخی واقعات سے ثابت کیا۔ کہ مسلمان سکھ گوروؤں سے ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتے رہے ہیں۔ اور نہایت نازک حالات میں اُن کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ مسلمان حکام نے سکھوں کے گوردواروں کے نام ہزارہا ایکڑ زمین لگا دی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں مخالف علماء کے اس رویہ کا ذکر کیا۔ جو ہمارے مقابلہ میں انہوں نے لدھیانہ میں اختیار کیا۔ اور بتایا۔ کہ یہ طریق اسلامی نہیں ہے۔ بلکہ یہ لوگ اپنے عمل سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

اس کے بعد مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر نے احمدیت کی خدمات اسلامیہ پر روشنی ڈالی اور غیر ممالک کے مشنوں کے حالات بیان کئے اور بتایا۔ کہ ہماری چھوٹی سی جماعت خدا کے فضل و کرم سے اکناف عالم میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔

اس کے بعد مولوی برکت علی صاحب لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ نے ڈی۔ سی۔ ایس۔ پی۔ اے۔ ڈی۔ ایم صاحبان وغیرہ مقامی افسران کا شکریہ ادا کیا۔ اور مخالف علماء کے ایک چیلنج کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر وہ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو باقاعدہ طور پر شرائط کا تصفیہ کریں اور حفظ امن کی ذمہ واری لیں۔ تب ان سے مناظرہ ہو سکتا ہے۔

اس جلسہ میں سکھ۔ ہندو۔ مسلم شرفاء کافی تعداد میں شامل تھے اور جلسہ گاہ بھری ہوئی تھی۔ جناب ثاقب صاحب زیروی بھی تشریف لائے۔ جو مختلف اوقات جلسہ میں اپنے کلام سے حاضرین کو مسرور کرتے رہے۔

جلسہ کے اختتام پر ایک سکھ میونسپل کمشنر نے ہمارے خیالات کی بہت تعریف کی۔ بعض ہندوؤں نے مخالف علماء کی ان حرکات کو جو لدھیانہ کی جماعت احمدیہ کے خلاف کی گئیں دیکھ کر کہا۔ یہ لوگ پاکستان چاہتے ہیں۔ مگر جب احمدیوں سے جو مسلمان ہیں یہ سلوک کرتے ہیں تو ہم ان سے کیا توقع رکھ سکتے ہیں۔

۱۴ر نومبر کی رات کو امیر جماعت کے مکان پر مستورات کا جلسہ ہوا۔ جس میں گیانی واحد حسین صاحب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر کی تقاریر عورتوں کے حقوق و فرائض کے متعلق ہوئیں۔

خدا کے فضل و کرم سے لدھیانہ کا جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ اور مخالفین مقامی افسران کی قابلیت کی وجہ سے اپنے اس منصوبہ میں کہ احمدیوں کو پبلک جلسہ نہ کرنے دیں۔ ناکام رہے۔

اس جلسہ میں احمدی احباب دور و نزدیک کے علاقہ سے شامل ہوئے۔ مقامی جماعت کے سکرٹری تبلیغ قاضی محمد شریف صاحب نے نہایت تندہی سے کام کیا۔ احباب اُن کے لئے دعا فرمائیں ؛ نامہ نگار

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر میں اطلاع کر دے ؛ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۶۶۰۶ منکہ ملک بشیر احمد ولد ملک زین العابدین قوم ککے زئی پیشہ زمینداری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع تھہ غلام نبی ڈاکخانہ ڈیری والہ دار وغیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ر مارچ ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت مبلغ پندرہ روپیہ ماہوار کا ملازم ہوں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مشترکہ ۳ گھماؤں زمین زرعی اور ایک مکان موضع تھہ غلام نبی میں میرے والد صاحب مرحوم کا ہے۔ اور ہم چار بھائی اور تین بہنیں اور ایک والدہ کی جائیداد کے مالک ہیں۔ میں اس جائداد کے جو بھی میرے حصہ میں آوے گی۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے بعد جو بھی میری جائداد مزید ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میری آمدنی بڑھ گئی۔ تو میں اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ میں کرتا رہوں گا۔ العبد: نشان انگوٹھا ملک بشیر احمد موصی گواہ شد: ڈاکٹر ملک ممتاز احمد خاں دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد: ڈاکٹر محمد احمد قادیان۔

۶۹۶۵ منکہ اللہ رکھی زوجہ اللہ رکھا قوم راجپوت پیشہ درزی عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن لیے ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس جو اس وقت موجود ہے۔ جو میرے خاوند نے مجھ کو مہر دے دیا ہے۔ وہ پگتیاں جن کا وزن ۳ تولہ ہے نرخ ۶۰ روپیہ فی تولہ قیمت ۱۸۰ روپیہ اور زیور چوڑیاں قیمت مبلغ ۶۰ روپیہ اور ایک سو بیس روپیہ نقد میرے پاس موجود ہے۔ میزان ۳۶۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی حصہ یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ

کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط الامتہ:۔ موصیہ اللہ رکھی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ اللہ رکھا موصی خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۶۹۶۹ء منکہ عبدالکریم ولد فقیر اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری ملکیت اراضی اس وقت ۹۰ بیگھہ میرے تایازاد بھائیوں کے ساتھ مشترکہ ہے۔ جس میں میں نصف حصہ کا مالک ہوں۔ اس کے علاوہ ایک حویلی خام ہے جس کا واحد مالک ہوں۔ یہ جائیداد موضع بھاگ تحصیل پسرور میں ہے۔ اس جائیداد کے علاوہ میرے پاس چھ ہزار نقد جن کے تین ہزار ہوتے ہیں کی اراضی گرو ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان خام و ایک حویلی میرے پاس جائے رہائش موضع بانگا تحصیل پسرور میں ہے۔ اس کے علاوہ چھ صد روپیہ کی اراضی محلہ دار الفضل غربی میں ہے۔ تعدادی ڈیڑھ کنال ہے۔ ایک بھینس بھی میرے پاس ہے۔ یہ کل جائیداد جو میرے پاس موجود ہے۔ اس میں سے میں نے قرضہ تین صد روپیہ و حق مہر ۵۰۰/- روپیہ اپنی بیوی کا دینا ہے۔ بعد ادائے قرضہ جس قدر جائیداد ہے۔ جس کی تفصیل اوپر لکھی جاچکی ہے۔ کی موجودہ قیمت کل ۶۵۰۰/- روپے ہے۔ ملکیت اراضی و قادیان والی اراضی اس کے علاوہ ہے۔ قادیان والی اراضی قرضہ و حق مہر میں دیتا ہوں۔ باقی اب میرے ذمہ دو سو روپیہ قرضہ ہے۔ ملکیت اراضی کا مجھے صحیح طور پر پتہ نہیں۔ یہ صدر انجمن احمدیہ کی مرضی پر منحصر ہے۔ یا وہ مجھ سے ۱/۱۰ حصہ ہبہ کرالیں یا بازاری قیمت مجھ سے وصول کرلیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد:۔ عبدالکریم موصی۔ گواہ شد:۔ مولوی غلام رسول موصی و صحابی۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

۶۹۷۲ء منکہ غلام احمد ولد چوہدری غلام رسول صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ شمالی پنیار ڈاکخانہ بھلوال ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۲/۲۳ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد بصورت جیب خرچ مبلغ دس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ غلام احمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ اللہ بخش چک ۹ شمالی۔ گواہ شد:۔ محمد سعید انسپکٹر بیت المال۔

۶۹۶۳ء منکہ چوہدری محمد شریف ولد چوہدری اروڑا صحابی قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ راگست ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک مکان پونے تین مرلے جس میں ایک بیٹھک اور ایک پسار ہے اس کی قیمت اندازاً ۱۰۰۰/- روپے ہیں۔ اس کے علاوہ پونے تین گھماؤں زمین ہے۔ جس کی قیمت ۴۰۰۰/- روپے ہیں ہیں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جس کا ۱/۸ حصہ ۵۰۰/- روپے ہیں۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام العبد:۔ چوہدری محمد شریف موصی گواہ شد:۔ مہر عمر دین ولد منصبدار صحابی و موصی۔ گواہ شد:۔ صوفی محمد دین محلہ اراضی یعقوب۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کونین ٹکیاں ٹیبلٹس ملیریا

سے بچنے کے لئے بہترین دوا ثابت ہوچکی ہے
۱۰۰ ٹکیہ دو روپے۔ محصول ڈاک ۹ر دو شیشی تک

دی کونین سٹورز قادیان

آپ کے ہر قسم کے نسخہ جات

اعلیٰ سے اعلیٰ۔ تازہ اور خالص مفردات سے تیار کئے جاسکتے ہیں بعض دوستوں نے حال ہی میں اپنے نسخے تیار کرانے کے لئے بھیجے ہیں۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

نہایت باموقعہ اراضیات قابل فروخت

۱۔ محلہ دار الانوار میں شہر سے بالکل قریب اڑھائی کنال کا ایک قطعہ دونوں طرف راستہ ہے قابل فروخت ہے۔
۲۔ محلہ دار الفتوح میں ایک کنال کے دو قطعات ریتی چھلہ کے بالکل قریب بیس فٹ کے راستہ پر قابل فروخت ہیں۔
۳۔ محلہ دار البرکات شرقی میں چند باموقعہ قطعات بھی قابل فروخت ہیں۔
۴۔ محلہ دار الانوار سے آگے کچھ فاصلہ پر قریباً ساڑھے پانچ کنال قطعہ قابل فروخت ہے۔

ضرورتمند احباب ذیل کے پتہ خط و کتابت کریں
نمبر ۳ معرفت مینجر صاحب الفضل قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہوجاتی ہیں۔ پس آج ہی

"سُرمہ ممیرا خاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہوچکا ہے خریدیں
قیمت فی تولہ ۴ر چھ ماشہ ۲ر تین ماشہ ۱ر

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ قادیان کا بے نظیر تحفہ سرمہ نور رجسٹرڈ

کیوں مشہور اور ہر ایک کا محبوب ہے؟

وجہ یہ کہ اس کے ہر دلعزیز اور مقوی بصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ اور بفضل خدا تمام امراض چشم کا شرطیہ اور بہترین علاج ثابت ہوچکا ہے۔ حکیموں۔ ڈاکٹروں بزرگ ہستیوں اور گاہکوں کو گرویدہ اور مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ
شفاخانہ رفیق حیات متصل منارة المسیح قادیان پنجاب

عزیز کار بالک منجن!

دانتوں کی جملہ امراض کا علاج
قیمت فی اونس ایک روپیہ
عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۷ نومبر۔ نیوگنی میں آسٹریلین فوج میدان کی طرف آگے بڑھ رہی ہے۔ کل جاپانی ہوائی جہازوں نے اس علاقے میں حملہ کرنے کی کوشش کی۔ جن میں سے ۲۰ جاپانی طیارے گرا لئے گئے۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے بھی میڈان کے شمال کی طرف دشمن کی ایک چھاؤنی پر حملہ کیا۔ نیو برٹن کے پاس ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے ایک مال لیجانیوالے بڑے جہاز کو ڈبو دیا اور دوسرے کو نقصان پہنچایا۔ نیو برٹن کے پاس بھی ۹ ہزار ٹن کے ایک مال لے جانے والے جاپانی جہاز کو نشانہ بنایا گیا۔ جو خشکی پر بڑھنے کے لئے مجبور ہو گیا۔ سالومن میں بوگاڈیل کی چھاؤنی اور ایمپرس کی کھاڑی میں بھی دشمن کے ٹھکانوں پر بمباری کی گئی۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ پچھلے چھ دنوں سے دشمن کے ۱۰۰ سے زیادہ ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔ اور امریکی صرف ۱۵ جہاز کام آئے۔

لنڈن ۱۷ نومبر۔ کل مغربی یورپ میں امریکی ہوائی جہازوں نے جنوبی ناروے میں ایک بجلی گھر کے کارخانے اور کانوں کے کارخانوں پر حملے کئے۔

واشنگٹن ۱۷ نومبر۔ امریکہ وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے ایک بیان میں کہا کہ لبنان کی موجودہ حالت کے متعلق غیر ملکوں نے جو تار بھیجے ہیں۔ حکومت امریکہ کا غیر ملکی معاملات کا دفتر غور و فکر کر رہا ہے۔ اور قومی آزادی کی فرانسیسی کمیٹی سے بات چیت کی جا رہی ہے۔

ماسکو ۱۷ نومبر۔ ایک روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسیوں نے گومیل کی جرمن فوجوں کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے۔ گومیل کے شمال کی طرف روسیوں نے کئی مضبوط جرمن چوکیوں پر حملہ کر کے انہیں قبضہ میں لے لیا ہے۔ کل روسیوں نے مختلف مورچوں پر ۸۰ جرمن ٹینک تباہ کئے یا ان کو نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۱۷ نومبر۔ اٹلی میں ایڈریاٹک کے کنارے کے ساتھ ساتھ اتحادی فوجوں نے کچھ اور اونچی جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ادھر مغربی کنارے پر ونافرو کے پاس جرمن سخت حملے کر رہے ہیں۔ پانچویں فوج کے کچھ دستے کسی قدر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ کل شمالی افریقہ سے اڑ کر اتحادی ہوائی جہازوں نے ایتھنز کے پاس دو ہوائی اڈوں پر حملے کئے ایجین سمندر میں بھی ایک جزیرہ میں دشمن کے ہوائی اڈے پر حملہ کر کے ۸ ہوائی جہازوں کو زمین پر تباہ کر دیا۔

لنڈن ۱۷ نومبر۔ جنرل ڈیگال نے اعلان کیا ہے کہ جنرل کترو بیروت پہنچ گئے ہیں اور قیام امن کے لئے لوگوں سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ فرانس لبنان کی آزادی کو خطرہ میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ بلکہ عربوں کی آزادی کو ہمدردی کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔

قاہرہ ۱۶ نومبر۔ شاہ فاروق کل موٹر کار میں سوار ہو کر جا رہے تھے کہ کار کو حادثہ پیش آیا اور آپ زخمی ہو گئے۔ آپ ایک برطانوی ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ اور آج کسی قدر رو بصحت ہو کر مراجعت فرمائے قاہرہ ہو گئے۔

لنڈن ۱۶ نومبر۔ ملک معظم کے بھائی ڈیوک آف گلاسٹر کو آسٹریلیا کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔

زیورچ ۱۶ نومبر۔ اٹلی کے شہر میلان میں سورش اور بے چینی کی وجہ سے صورت حالات نازک ہو رہی ہے۔ جرمن حکام نے ایک ہزار باشندوں کو یرغمال کے طور پر گرفتار کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۶ نومبر۔ جرمن اٹلی میں انتہائی شدت سے ساڑ پھونک کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں۔ ہر رات کو پہاڑیوں کے اوپر لال اور نیلے شعلوں سے آسمان روشن ہو جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے اطالوی دیہات کو جرمنوں نے آگ لگا دی ہے اور وہ جل رہے ہیں۔ جرمنوں نے ایک ایک گاؤں اور ایک ایک شہر سے تمام قیمتی اور کارآمد چیزیں نکال لی ہیں۔ اور ایسے تمام گھروں کو جلا کر راکھ کر رہے ہیں۔ جہاں برطانی فوجیں پناہ لے سکتی ہیں۔ انہوں نے تمام مکانوں سے ایک ایک عورت اور ایک ایک بچہ کو نکال لیا ہے۔ بحیرہ ایڈریاٹک کی لیکارا اور ٹونا نامی بندرگاہوں میں جرمنوں نے تمام کام کی چیزوں کو تحس نحس کر دیا ہے۔

لزبن ۱۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سپین کے تخت کا وارث سپین کی سرحد پر پہنچ گیا ہے اور اس نے ان سپینی جرنیلوں سے جو سپین میں جنرل فرانکو کی ڈکٹیٹر شپ ختم کر کے بادشاہت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ بات چیت شروع کر دی ہے۔ یہ جرنیل جنرل فرانکو پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ دستبردار ہو جائے۔

انقرہ ۱۷ نومبر۔ یونانی فوجیں روس میں جرمن فوجوں کے پیچھے ہٹ آ پڑی ہیں جس سے جنگ کا نقشہ پلٹ گیا ہے۔

لنڈن ۱۷ نومبر۔ اٹلی میں برابر موسلا دھار بارش ہونے کی وجہ سے بڑے پیمانہ پر جنگی کارروائی نہیں ہو رہی۔ دریا چڑھے ہوئے ہیں۔ پہاڑ بادلوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ اور چھوٹے موٹے گڑھے تالاب بن گئے ہیں۔

بیروت ۱۷ نومبر۔ جنرل ڈیگال نے الجیریا میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ لبنان کو فرانس آزادی دینے کا ارادہ رکھتا ہے مگر اسے اپنے حق کا بھی خیال ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

دہلی ۱۷ نومبر۔ آج بھی سنٹرل اسمبلی میں مسئلہ خوراک پر بحث جاری رہی۔ جس میں ۱۱ ممبروں نے تقریریں کیں۔

دہلی ۱۷ نومبر۔ کونسل آف سٹیٹ میں مسٹر حسن امان نے یہ قرارداد پیش کی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا گورنمنٹ بنگال کو دس کروڑ روپیہ قرض دے۔

لاہور ۱۶ نومبر۔ یہ خبر پایہ تکمیل تک پہنچ چکی ہے کہ مسٹر محمد علی جناح مستقلاً لاہور میں رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ اپنی بمبئی کی جائیداد بیچ رہے ہیں۔ نصف کے قریب جائیداد بک چکی ہے۔

قاہرہ ۱۶ نومبر۔ قاہرہ کے مقیم فرانسیسی ڈیلی گیٹ نے ایک خط میں لبنان کے معاملات میں مصر کی مداخلت کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اور کہا ہے کہ دونوں ممالک کو اپنے مسائل کا خود فیصلہ کرنے دینا چاہیئے۔

نئی دہلی ۱۷ نومبر۔ سنٹرل اسمبلی کے پریذیڈنٹ نے لبنان کے متعلق سر عبدالحلیم غزنوی کی تحریک التواء اس بناء پر خلاف ضابطہ قرار دی کہ لبنان کی آزادی کے متعلق حکومت ہند کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

کایا پلٹ گئی

جناب محمود شاہ صاحب گڑھی کپورہ ضلع مردان سے لکھتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نثار محمد صاحب مدت سے بیمار تھے۔ جو سنخوجن بہت دیر سے استعمال کر رہے تھے۔ مگر کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ انہوں نے مجھ سے بطور آزمائش اکسیر البدن کی چار ٹکیاں لیں۔ چار ٹکیوں کے ہی استعمال سے ان کے چہرے پر سرخی نمودار ہو گئی۔ وہ میرے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ فوراً ایک شیشی مجھے منگوا دیجئے۔" دنیا مان گئی ہے کہ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

امرتسر میں عمدہ اور بہترین کتابوں کی دوکان "سٹینڈرڈ ایجنسی" تیلی گھر سے تبدیل ہو کر ایجرٹن روڈ پر آگئی ہے